روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 208 | سوموار-21 ربیع الثانی-1416ھ' 18 تبوک 1374ہش' 18- ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداشناسی کی طرف جلد قدم اٹھانا چاہئے

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اس لئے خداشناسی کی طرف جلد قدم اٹھانا چاہئے خداتعالیٰ کا مزہ اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے جو اس کی طرف صدق ووفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے اگر خداتعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہو گی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور (-) (کلام الٰہی) کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا دیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہو گا۔

لیکن اگر ہم خداتعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔

ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے خداتعالیٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اس نے گناہ کیا۔ خداتعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کیا' حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبران میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اس کو سزا نہ دی جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 146)

تقریب شادی

○ مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری فضل کریم صاحب کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیتہ الحی صاحبہ بنت مکرم حمید اللہ صاحب مورخہ 95-8-16 کو چک نمبر 565 گ-ب ضلع فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔

بارات ربوہ سے چک نمبر 565 گ-ب پہنچی جہاں مکرم نور اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھایا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

دوسرے روز مورخہ 95-8-17 کو مکرم چوہدری فضل کریم صاحب نے اپنے مکان واقع بیوت الحمد ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت کے اختتام پر صدر محلہ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

○ سید نور الحق صاحب دارالرحمت وسطی 2 مختلف عوارض سے شدید علیل ہیں۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔
اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی سابق افسر حفاظت خاص حضرت امام جماعت احمدیہ قریباً ایک ماہ سے اعصابی تکلیف سے صاحب فراش ہیں۔ چلنا پھرنا دوبھر ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے بحالی صحت کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خدا کی راہ میں مغفرت کی خاطر خرچ کرنا طبعی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اب اگر مالی قربانی ایسی ہو کہ اس سے برکت بھی پڑے اور یقین ہو کہ مغفرت ہو گی تو یہ ایک بہت ہی پاکیزہ اور ہر سودے سے اچھا سودا ہے جس خرچ کے نتیجے میں مغفرت ہو جائے۔ وہ اس لئے ضروری ہے کہ اگلی دنیا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہاں کوئی پیسہ کام نہیں آئے گا وہاں مغفرت کا خرچ سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ تو ہمارے دن کتنے ہیں جن میں خداتعالیٰ سے مغفرت کے سودے کی خاطر اپنا مال خرچ کریں۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور ایک دفعہ مر گئے تو سارا مال یہیں دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے اور پھر اس دنیا میں کام ہی نہیں آ سکتا۔ تو مغفرت کا تعلق ہر شخص کے ساتھ ہے اور مغفرت کی خاطر خرچ کرنا یہ لالچ' حرص نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی طبعی ضرورت ہے جو ہر انسان کو لاحق ہے' ہر انسان سے وابستہ ہے۔ تو حرص کا جہاں تک تعلق ہے' کوئی غرض کا تعلق ہے اللہ نے فرمایا کہ مغفرت

باقی صفحہ 7 پر

صدق اور عاجزی کام آتی ہے۔ مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈال کر سیدھا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے بوستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ میں اچھا ہو جاؤں اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جبکہ ہزاروں بے گناہ قیدی تیرے لئے بد دعا کرتے ہیں۔ اس نے یہ سن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18- تبوک 1374 ہش   18 - ستمبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں۔ بلکہ توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔

اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قُرب سے اسے ملتی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پالیتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے قُرب کو پا سکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے۔ رجوع الی اللہ یا سچی توبہ۔

2- خدا تعالیٰ کا نام توّاب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام توّاب ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔ انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں۔ یہ سب شامت اعمال ہی سے آتی ہیں۔

3- میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ لوگ ایک دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں کہ ہم پر اگر مصیبتیں آئیں تو کیا ہوا؟ انبیاء علیہم السلام پر بھی مصیبتیں آئی ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ انبیاء علیہم السلام کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے ان کی مصائب اور مشکلات کو کوئی نسبت نہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی مصائب میں لذّت ہوتی ہے۔ وہ قرب الٰہی کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ ان سے محبت بڑھتی ہے اور ان کا فوق العادت استقلال اور رضا و تسلیم اعلیٰ درجہ کی معرفت کا باعث بنتا ہے۔ برخلاف اس کے یہ مصیبتیں اور بلائیں، وبائیں جو گناہ کی شامت سے آتی ہیں ان میں درد اور تکلیف کے علاوہ خدا سے بُعد ہوتا ہے اور ایک تاریکی چھا جاتی ہے۔ آخر بالکل تباہی اور بربادی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک زہر ہے۔ زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رُسل کو اسی لئے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اس لئے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جاوے۔

یوں تو ہر میدان ہے سب دوستوں کے واسطے
کھیلنے دیں ان کو جو اس وقت ہیں میدان میں
گاہے گاہے آپ ان کو حبذا کی داد دیں
ہو نہ ناشائستہ کوئی بات ان کی شان میں

ابوالاقبال

چھوڑ دو کینہ و تعصّب کو
چھوڑ دو نفرتوں کی سب راہیں
ہم سبھی ہیں خدا کی ہی مخلوق
پھر نہ اِک دوسرے کو کیوں چاہیں

ہر "کمّی" ہے کام کا ماہر، کرتا ہے اور کھاتا ہے
اپنی عزّت کا رکھوالا ہاتھ نہیں پھیلاتا ہے
جس نے اس کو نیچ سمجھ کر دھتکارا اور طعن کیا
سچ پوچھو تو ایسا کر کے نیچ وہ خود بن جاتا ہے

میری سیدھی سادہ باتیں لوگ سمجھتے ہیں
میں بھی ان کے دل کی تہہ تک جاتا رہتا ہوں
میرا ان سے ربط ہے گہرا وہ میرے میں انکا ہوں
ان کی خاطر اچھی باتیں کہتا رہتا ہوں

مجھ کو لابی کی کیا ضرورت ہے
میں اگر کچھ نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہے اگر مجھ میں کچھ گُنی اے دوست
میں اُبھر آؤں گا کہیں نہ کہیں

ہر ہوا جھکڑّ بنی ہے اور ہر بادل گھٹا
ہر قدم پر بل رہا ہے مجھ کو منزل کا پتہ
تیز تر رفتار ہے تو یہ نہیں میرا کمال
حال پر میرے اُمڈ آیا ہے اب فضلِ خدا

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت بانی سلسلہ میں نکاح کی مبارک تقریب

مکرم نواب شاہد احمد خان صاحب اور مکرمہ صاجزادی امتہ الشکور بیگم صاحبہ تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارے بیٹے عزیزم عامر احمد خان طارق کے نکاح کا اعلان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 95-7-31 کو بعد عشاء بمقام اسلام آباد' یو کے میں ہمراہ صاجزادی عزیزہ امتہ الحیٔ منورہ بنت صاجزادہ مرزا اظہر احمد صاحب مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ عزیزم عامر احمد خان طارق حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا پوتا اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث اور حضرت منصورہ بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔ اسی طرح عزیزہ امتہ الحیٔ منورہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی پوتی اور حضرت محمد خان صاحب آف کپور تھلہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔
اس نکاح کے اعلان پر حضرت صاحب نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا اس میں نہایت خصوصیت کے ساتھ قیصرہ بیگم صاجزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کے پڑنانا حضرت محمد خان صاحب جو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جلیل القدر رفقاء میں سے تھے ان کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے والہانہ محبت اخلاص اور فدائیت کا ذکر خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بابرکت الفاظ میں کیا۔ جو کہ حضرت بانی سلسلہ کی تصنیف "ازالہ اوہام" میں تحریر ہے۔

ہم اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

شاہد احمد خان پاشا
وامتہ الشکور بیگم بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اس موقعہ پر خطبہ نکاح میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

عزیزہ امتہ الحیٔ منورہ بنت مکرم عزیزم مرزا اظہر احمد صاحب جو ہمارے چھوٹے بھائی ہیں' ان کا نکاح عزیزم عامر احمد خان ابن عزیزم شاہد احمد خان صاحب کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ مرزا اظہر احمد صاحب تو میرے چھوٹے بھائی ہیں ان کی بیگم کی طرف سے مجھے تاکیدی پیغام ملا ہے کہ میرے نانا کا تعارف ضرور کروانا۔ اور وہ تعارف ہے بھی اس لائق کہ اسے بار بار دوہرایا جائے تو ہرگز مضائقہ نہیں۔ کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نصیحت تھی کہ اس خاندان کے ساتھ خاص رحمت اور شفقت کا سلوک کیا جائے۔

حضرت میاں محمد خان صاحب افسر بگھی خانہ کپور تھلہ ان کے نانا تھے' عزیزہ قیصرہ کے' جو میاں اظہر کی بیگم ہیں۔

انہوں نے ۲۳۔ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت اولی کے وقت حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا۔ اور آپ کا ذکر خیر ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۹۹ میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے الفاظ میں یہ ہے' "حبیّ فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپور تھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع' صاف باطن' دقیق فہم' حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت'......." (اب یہ فقرہ سننے والا ہے بہت گہرا دلچسپ ہے آپ فرماتے ہیں)

"جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت اور محبت اور نیک ظن ہے' میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا'

(حیرت انگیز بیان ہے۔ یعنی محاورہ تو عام طور پر یہ چلتا ہے کہ اور کوئی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ) اپنے متعلق فرما رہے ہیں کہ میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے جب آپ کا وصال ہوا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ کو اللہ نے یہ خبر دی کہ آپ کے خاندان میں سے) کوئی وفات پا گیا ہے۔ اور (رفقاء) نے حیرت سے پوچھا کہ (آپ کے خاندان) میں سے تو کسی نے بھی وفات نہیں پائی۔ سب زندہ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ میاں محمد خان صاحب کی وفات کے متعلق (خدائی خبر ملی ہے) پھر فرماتے ہیں)

"مجھے ان کی نسبت یہ تردّد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو۔ بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے"
(یعنی یہ تو سوال ہی پیدا ہی نہیں ہوتا کہ مجھ سے تعلق اور مجھ سے عقیدت میں کوئی کمی واقع ہو جائے صرف یہ ڈر رہتا ہے کہ حد سے تجاوز کر کے کہیں (اللہ پناہ دے) شرک میں داخل نہ ہو جائے۔)

"وہ سچے وفادار جاں نثار مستقیم الاحوال ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہو۔ ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔"
(ازالہ اوہام ص 799

ایک اور بہت دلچسپ بات انہی کے متعلق حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) سے مروی ہے۔ جب حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی مبشر اولاد میں سے بشیر اول پیدا ہوئے اور فوت ہو گئے۔ تو مخالفوں نے ایک طوفان بدتمیزی بپا کر دیا۔ کہ یہ تو کہتا تھا کہ یہ موعود بیٹا ہے اور دیکھو گذر گیا سامنے ہی۔ (حضرت بانی سلسلہ) نے پھر خوشخبری دی کہا کہ خدا تعالیٰ نے اسی پیشگوئی میں ایک مہمان کا بھی ذکر کیا تھا۔ یہ وہ پہلا مہمان ہے جس نے آنا تھا اور چلا جانا تھا۔ اور وہ موعود بیٹا تو بہرحال لازماً ہو گا اور نو سال کے عرصے میں یہ ممکن نہیں ہے کہ نہ پیدا ہو۔ چنانچہ حضرت صاجزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اس کے بعد پیدا ہوئے اور کل عالم گواہ ہے کہ وہ (خدائی خبر کے مصداق) تھے۔

جب وفات ہوئی ہے بشیر اول کی۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) نے اتنا صدمہ محسوس کیا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو لکھا کہ میرے دل کی سچی آواز یہ ہے کہ اگر میرے دس بیٹے پیدا ہوتے اور دس ہی مرجاتے تو مجھے اتنا صدمہ نہ ہوتا جتنا اس ایک بیٹے کے وصال کا صدمہ ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) نے بیان کیا کہ میں سمجھا تھا کہ مجھ سے بڑھ کر اخلاص میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے سبق دینا تھا۔

مجھ سے یہ لکھوا دیا اس خط میں' عجیب بات ہے یہ' حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) نے ساتھ ہی خط میں یہ لکھ دیا کہ اگر کوئی اس کے علاوہ بھی مجھ سے اخلاص میں (بڑھ کر) ہو تو مجھے اس کا خط بھجوا دیجئے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بلا توقف محمد خان صاحب کا خط بھجوایا جس میں لکھا تھا کہ یا حضرت میرے سو بیٹے پیدا ہوتے اور میرے سامنے مرجاتے تو مجھے اتنا صدمہ نہ ہوتا جتنا اس ایک بیٹے کا ہے۔

دیکھیں اللہ کی کیا شان ہے' تبھی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں مجھے بھی اندازہ نہیں' حضرت (امام جماعت احمدیہ الاول) کے متعلق تو آپ نے اپنے سب اندازے پیش کر دیئے تھے۔ کہیں نہیں لکھا کہ مجھے کوئی اندازہ نہیں۔ تو بعض ایسے مخفی لوگ ہوتے ہیں جو خدا کی نظر میں بہت قریب ہوتے ہیں۔ اور ان کا بڑا مرتبہ ہوتا ہے۔ انہی میں سے یہ محمد خان صاحب تھے۔ تو ان کی نواسی نے برحق مطالبہ کیا ہے مجھ سے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے' حسن سلوک کیا جائے ہمیشہ' اور یہ نصیحت کی تھی جماعت کو' وہ نصیحت مجھے یاد آئی اور میں نے اس پیغام پر لبیک کہا' اور آپ کے سامنے ان کے حالات بیان کر دیئے ہیں۔

اب جس بچی کے نکاح کا میں اعلان کرنے لگا ہوں امتہ الحیٔ بنت مکرم مرزا اظہر صاحب کا نکاح عزیزم عامر احمد خان صاحب جو حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے ہیں اور عزیزم شاہد احمد کے بیٹے ہیں ان کے ساتھ ۵۰ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

لڑکی کی طرف سے ولی میں خود ہوں اور لڑکے کی طرف سے وکیل عزیزم مرزا انس احمد صاحب ہیں۔"

اس کے بعد حضرت صاحب نے ایجاب و قبول کروایا۔

ایک دعا

تقسیم ملک سے قبل قادیان کے آخری جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خدا تعالیٰ سے اس طرح التجا کی۔

"ہماری ذمہ داری اس طرف بلاتی ہے کہ باوجود اس کے وعدوں کے ہم اپنی کمزوریوں اور بے بسیوں کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں اور اس سے التجا کریں کہ اے ہمارے رب! تو نے ہمیں ایک ایسے کام کے لئے کھڑا کیا ہے جس کے کرنے کی کروڑواں اور اربواں حصہ بھی ہم میں طاقت نہیں تھی۔ اے ہمارے رب! تو نے اپنے (-) کے ذریعے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر تم اپنے غلام سے کوئی کام لو جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو خود اس کے ساتھ مل کر کام کرو۔ ورنہ اس سے ایسا کام نہ لو جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ اے ہمارے رب! تو نے جب اپنے بندوں کو جن کی طاقتیں محدود ہیں یہ حکم دیا ہے کہ کسی کے سپرد کوئی ایسا کام نہ کرو جو اس کی طاقت سے بالا ہو تو اے ہمارے رب! تیری شان اور تیرے فضل اور تیری رحمت سے ہم کب یہ امید کر سکتے ہیں کہ تو ایک ایسا کام ہمارے سپرد کر دے گا جو ہماری طاقت سے بالا ہو گا۔ لیکن خود ہماری مدد کے لئے آسمان سے نہیں اترے گا۔ یقیناً اترے گا۔ اور ہماری مدد کرے گا۔ اور ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں تو ہماری کمزور حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے فضلوں کو بڑھاتا جا۔ اپنی رحمتوں کو بڑھاتا جا۔ اپنی برکتوں کو بڑھاتا جا۔ یہاں تک کہ ہماری ساری کمزوریوں کو تیرے سارے فضل ڈھانپ لیں اور ہمارے سارے کام تیرے فضل سے اپنی تقدیر کو پہنچ جائیں۔ تاکہ تیرے احسانوں میں سے ایک یہ بھی احسان ہو کہ جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا تھا۔ اسے تو نے خود ہی سرانجام دے لیا۔ کام تیرا ہو اور نام ہمارا ہو۔ آؤ ہم اپنے رب سے یہ دعا کر کے اس جلسے کو شروع کریں کہ خدا اپنی رحمتوں اور اپنے فضلوں اور اپنی برکتوں کے دروازے ہم پر کھول دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام میں مزید کہتی ہیں:-

بنی اسرائیل نے کافی عرصہ غلامی میں گزارا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں جنگل میں آزاد رکھ کر ان میں جرات اور بہادری کے اخلاق اور اوصاف پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل سے ایسی غذائیں (گوشت' پھل' سبزی) انہیں عطا کیں جو بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہوتی تھیں۔ ان میں سے کچھ غذائیں میٹھی کچھ نمکین کچھ ٹھوس کچھ ہلکی کچھ پکانے والی کچھ کچی کھانے والی تھیں تاکہ ذوق کو بھی تسکین ہو۔ پیٹ بھی بھر جائے۔ اور صحت کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی پوری طرح مل جائیں اس طرح جب وہ ان سب کو کھائیں تو ان کی صحت بھی اچھی رہے۔ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے تاکید کی تھی کہ یہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ لیکن یہ نہ ہو کہ تم لوگ ظالم بن جاؤ کہ طاقت ور بہت کچھ جمع کر لے اور غریب اور کمزور کو کچھ نہ ملے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم پر میرا غضب نازل ہو گا۔

خدا تعالیٰ نے جب بنی اسرائیل کو اتنے انعامات دئے تو بعض ان میں سے ناشکری کرنے لگے۔ یعنی حضرت موسیٰؑ کا حکم تھا۔ کہ منّ کو جمع نہ کیا جائے۔ مگر بعض ان میں سے جمع کرنے لگ جاتے پھر ان کو منع کیا تھا کہ سبت کے دن من لینے نہ جائیں۔ مگر پھر بھی بعض لوگ گئے۔ مگر سبت کے دن وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ سبت کے دن نہ ملنے کی وجہ سے صرف سبت کے دن کے لئے جمع کرنے کی اجازت تھی۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ سبت کا دن کیا ہے۔ یہ اسرائیلیوں کا خاص مقدس دن ہوتا ہے۔ سبت کے معنی زمانہ راحت کے ہیں۔ بنی اسرائیل کے لئے خدا تعالیٰ نے ہفتہ کے دن کو سبت کا دن مقرر کیا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ ہفتے میں چھ دن کام کاج کرو۔ ساتویں دن کام نہ کرو۔ سبت کا دن ملازموں اور قبیلہ کے لوگوں کو آرام پہنچانے اور عبادت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

حضرت مسیح ناصری کے سینکڑوں سال بعد تک بھی عیسائی سبت کے دن کو اہم مانتے رہے ہیں مگر یورپ کی قومیں اور بادشاہ جب عیسائی ہوئے تو انہوں نے عیسائی ہونے کے لئے یہ شرط رکھی کہ چھٹی کا دن اتوار کو قرار دیا جائے۔ ان لوگوں کو عیسائی بنانے کے لالچ میں پادریوں نے یہ بات مان لی اور اس طرح انہوں نے سبت کے دن کی بے حرمتی کی ورنہ اس سے پہلے عیسائی بھی سبت کا دن ہفتے کو مناتے تھے۔ بعض یہودی قومیں اور آرین نسل کے لوگ اتوار کو مقدس دن سمجھتے تھے ان کے اجتماع اتوار کو ہوتے قومی چھٹی اتوار کو ہوتی تھی۔ عیسائیوں نے اتوار کو سبت منانا اس لئے شروع کیا تاکہ غیر یہودی قوموں میں ان کی مخالفت پیدا نہ ہو۔ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے سبت کا دن جمعہ مقرر فرمایا۔ اس دن عبادت زیادہ کی جائے قومی اجتماع کا دن بنایا جائے۔ نہایا دھویا جائے۔ مریضوں کی عیادت کی جائے۔ اس طرح دوسرے قومی کام کئے جائیں۔ جمعہ کے بعد اپنے کاموں میں مشغول ہونے کی اجازت دی گئی مگر زیادہ مناسب یہی ہے کہ بعد میں بھی وہ ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ خدا تعالیٰ کے ان احکامات کو ماننے میں فائدہ بھی ہے۔

جس طرح اپنے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے غذا کھاتے ہیں۔ عبادات ہماری روح کی غذا ہیں۔ یہ ہم خدا پر احسان نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہماری روح کو زندہ رکھنے کا انتظام فرمایا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کو ہفتہ سبت کا دن منانے کا حکم تھا کہ چھ دن تو کھانے پینے کے سامان کرو۔ ہر روز دنیا کے کاروبار کرو۔ ساتویں دن سبت کے دن کے لئے صرف جمع کرو تاکہ اس دن کام پر نہ جانا پڑے۔ اور دل لگا کر خدا کی عبادت کر سکو۔ بائبل میں لکھا ہے کہ من سبت کے دن نہیں گرتی تھی۔ اور یہ چیز اگر لوگ جمع کرتے تھے تو سڑ جاتی تھی۔ سوائے اس کے کہ سبت کے دن کے لئے جمع رکھی جاتی تھی۔

حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ

حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے اوصاف حمیدہ کے متعلق ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں مزید کہتی ہیں۔

سادہ اور پروقار زندگی آپ بہت سادہ زندگی بسر کرنے والی نہایت صابر و شاکر خاتون تھیں۔ محترمہ رضیہ درد صاحبہ فرماتی ہیں:-

"آپ کا وجود سادگی کا بہترین نمونہ تھا۔ بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ کو کبھی بہت فاخرہ اور بھاری لباس میں نہیں ہمیشہ ہلکے پھلکے لباس میں ہی آپ کا پروقار مجسمہ نظر آیا۔ لیکن سادگی کے ساتھ آپ کی ہر بات میں نفاست پائی جاتی تھی۔ دونوں چیزوں نے مل کر آپ کی شخصیت کو نہایت پروقار اور بارعب بنا دیا تھا۔ جب بھی آپ کے پاس جانے کا موقعہ ملا تکیہ کے اوپر کلام الٰہی کے پاس ہی اخبار اور علمی رسالے کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوتی"

آپ ہر کام سلیقے سے کرتی تھیں گھر کا خرچ ہو یا چندے کا حساب کتاب۔ آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھتی تھیں۔ اکثر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی تو کبھی اس کا جواب نہ دیتیں کبھی کوئی بری یاد یا بات دل میں نہ رکھتیں۔ غیبت اور عیب جوئی کی عادت سے کوسوں دور تھیں۔

قدرت ثانیہ پر پختہ یقین رکھتیں۔ اور اسے حقیقی دین حق کی بنیاد سمجھتیں۔ قدرت ثانیہ کے مظہر کے ہر فرمان پر دل و جان سے عمل کرتیں۔ اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتیں۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی اولاد سے بہت محبت تھی اور ان کی بہت عزت کرتی تھیں۔

حضرت اماں جان سے بہت عقیدت و محبت تھی۔ ان کی بیماریوں میں کئی دفعہ خدمت کی سعادت بھی حاصل کی۔ حضرت اماں جان بھی آپ کا بہت خیال رکھتیں ایک مرتبہ اپنے بھائی میر محمد اسحاق صاحب سے حضرت اماں جان نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد صالحہ بیگم مجھے نہلائیں چنانچہ اس ارشاد کے مطابق حضرت اماں جان کی وفات پر محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے انہیں غسل دیا اور ان چادروں کو جن میں حضرت اماں جان کو غسل دیا سنبھال کر رکھ لیں اور وصیت کی کہ مجھے بھی انہی چادروں میں غسل دیا جائے۔

آپ بہت صفائی پسند تھیں اپنے گھر کو خوب صاف ستھرا رکھتیں حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ مجھے شوق تھا کہ کبھی ممانی جان کے گھر میں کوئی چیز بکھری دیکھوں۔ کئی دفعہ صبح ہی صبح گئی لیکن پھر کبھی کوئی پھیلاوا نہ دیکھا۔

آپ الفضل میں علمی مضامین بھی لکھتی تھیں۔ لیکن کبھی اپنے نام سے نہ لکھا اپنے مضامین ظفر کے نام سے لکھتی تھیں۔ شعر بھی کہتی تھیں۔

بچوں کی تربیت آپ کو اپنی اولاد کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ خود بھی عبادات کی پابند تھیں اور بچوں کو بھی بچپن سے اس کی عادت ڈالی۔ بچوں کے دل میں خدمت دین کا بھرپور جذبہ پیدا کیا۔ تینوں بیٹوں کو بچپن سے ہی خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ محترم میر داؤد احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے سابق پرنسپل تھے۔ بہت ہی نیک۔ طلباء کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے ہمدرد۔ ان کی دینی اخلاقی تربیت کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔ محترم میر مسعود احمد صاحب سابق مربی ڈنمارک اور مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر مربی پیڈرو آباد سپین ہیں۔

آپ کی صاحبزادی سیدہ بشریٰ بیگم بچپن ہی سے لجنہ اماء اللہ کی سرگرم رکن رہی ہیں۔ اپنی قابل صد احترام والدہ کی زیر نگرانی بڑے شوق محنت اور جان فشانی سے لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی تھیں۔ قادیان' رتن باغ لاہور' ربوہ اور لاہور میں اہم شعبوں میں کام کیا۔ شادی سے پہلے لڑکیوں کے لئے قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ شادی کے بعد سہاگنوں کے لئے نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ مرکز میں لجنہ مرکزیہ کی عہدیدار تھیں۔ لاہور میں پہلے جنرل سیکرٹری تھیں آجکل صدر لجنہ لاہور ہیں۔ اور اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی اور محنت سے ادا کر رہی ہیں۔ لجنہ لاہور کی روح رواں ہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب فوت ہوئے تو آپ کے بچے ابھی چھوٹے تھے۔ آپ نے احسن طریق سے ان کی تربیت کی۔ آپ کے صاحبزادوں کو مغرب کے بعد گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

جذبہ خدمت خلق آپ میں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ لجنہ کے اجلاسوں میں کارکنات کو اس بات کی طرف توجہ دلاتی رہتیں کہ مستحقین کے حالات سے باخبر رہا جائے۔ اور بغیر سوال کئے اور بغیر تشہیر کئے ان کی مدد کی جائے۔ خود بھی بے لوث خدمت خلق کرتیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتیں۔ فراست سے دوسرے کے حالات کا اندازہ لگا لیتیں۔ اور ایسی مدد کرتیں کہ ایک ہاتھ دینے والا ہوتا تو دوسرے کو خبر نہ ہوتی۔ آپ کی ایک عزیزہ بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک دفعہ ان کے حالات بہت خراب تھے۔ تنگی کا زمانہ تھا۔ آپ ان کے گھر گئیں۔ باتوں باتوں میں کہنے لگیں تمہارے لئے یہ پان لائی ہوں۔ جب آپ واپس تشریف لے گئیں تو ان خاتون نے ڈبیہ کھولی تو دیکھا کہ پانوں کے نیچے پچاس روپے کا نوٹ پڑا ہوا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ پچاس روپے کی رقم میرے لئے اس وقت ہزاروں کے برابر تھی۔ آپ دوسرے کی مدد اس طرح کرتیں کہ وہ شرمندگی محسوس نہ کرے۔

جذبہ خدمتِ دین آپ میں خدمت

باقی صفحہ 6 پر

نائیجیرین ٹریبیون 28-اگست 1951ء

ہماری تاریخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

The Nigerian Tribune 28.8.51

Ridiculing Pakistan Cannot Serve Any Purpose

By Naseem Saifi

AHMADIYYA MISSIONER

A certain section of the Press and Public in Nigeria have for quite a long time ridiculed the name of Pakistan. Perhaps they think that they can do so with impunity. But I am sure the will have to answer for it in one way or the other.

When partition took place, I took pains here to explain to the people through the press that a few words here again.

"In England, when a party leader resigns, the fact is lamented for a few days. It is however soon forgotten because the existence of parties here does not depend on persionalities; principles and programmes count far more. That is not yet the case in India. . . .

"Peace has prevailed not because every member f the party believes

(نائیجیریا کے اخبار نائیجیرین ٹریبیون کے ۲۸- اگست ۱۹۵۱ء کے شمارے میں مندرجہ ذیل مضمون شائع ہوا جس کا ترجمہ قارئین الفضل کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

پاکستان کا مذاق اڑانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

نسیم سیفی

احمدیہ مشنری

نائیجیریا میں پریس اور پبلک کا ایک خاص حصہ پاکستان کے نام کا مذاق اڑاتا رہا ہے۔ شائد وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ یہ کام مواخذہ کے بغیر کر سکتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کو کسی نہ کسی رنگ میں اس کا جواب دہ ہونا پڑے گا۔

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو میں نے یہاں کے لوگوں کو اخبارات کے ذریعے یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ پاکستان ایک ضرورت تھا۔ ہندوستان کے مسائل کا اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہو سکتا تھا۔

میری دلیل یہ تھی کہ مسلمان اس بات سے خوف زدہ تھے کہ انہیں نشانہ ظلم و ستم بنایا جائے گا بلکہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے گا۔ یا کم از کم ان کی اہمیت کو بالکل ختم کر دیا جائے گا۔ پریس کے ایک حصے نے اس سلسلے میں مجھے برا بھلا بھی کہا اور یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کے خوف غیر حقیقی تھے۔

میں نے یہ بھی کہا تھا کہ جہاں تک مسٹر گاندھی' نہرو اور ان کے چند ساتھیوں کا تعلق ہے تو ان کے خلاف کوئی بات نہیں کہی جا سکتی ان کو مسلمانوں کے دوست کہا جا سکتا تھا۔ لیکن مسلمان جو بے قابو ہندو عوام کے قہر اور غصہ سے خوف زدہ تھے وہ ان چند لوگوں کی دوستی پر تکیہ نہ کر سکتے تھے۔

اب ہندوستان کے اخبار سٹیٹس مین کے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر وہرہ (جو کہ ایک ہندو ہیں) کے قلم سے لکھا گیا ایک مضمون یہاں کے اخبار ڈیلی سروس میں شائع کیا گیا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس مضمون میں سے کچھ آپ کو بھی بتاؤں۔

سٹیٹس مین میں مسٹر وہرہ لکھتے ہیں:-

"انگلستان میں جب کوئی پارٹی لیڈر مستعفی ہوتا ہے تو صرف چند دنوں تک ہی اس کا افسوس کیا جاتا ہے۔ لیکن جلد ہی لوگ اس کو بھول جاتے ہیں۔ کیونکہ پارٹیوں کی زندگی کا انحصار افراد پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر پارٹی کے اصولوں اور پروگراموں کی کہیں زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں ابھی یہ صورت حال پیدا نہیں ہوئی ہے۔

ہندوستان میں امن ابھی تک اس لئے نہیں قائم ہوا ہے کہ پارٹی کا ہر ممبر ایک سیکولر طرز حکومت پر یقین رکھتا ہے۔ بلکہ اس لئے قائم ہے کہ نہرو کی اس حد تک عزت کی جاتی ہے کہ اس کو ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔

نہرو کے خلاف وہ تمام تاریک "فرقہ داری میں ملوث قوتیں کھڑی ہیں جو ہندوستان کو ایک مذہبی ہندو ریاست بنانا چاہتی ہیں۔ جس میں اقلیتیں صرف اکثریت کے رحم و کرم پر ہی زندہ رہ سکتی ہیں"

ہندوستان کے مسلمانوں کے خوف کس قدر حقیقی تھے۔ بلاشبہ مثالی حکومتیں خود اپنے آپ ہی اچھی ہوتی ہیں۔ لیکن حقائق مقدس ہوتے ہیں اور ان کی عزت کی جانی چاہئے۔ وہ لوگ جو حقائق سے روگردانی کرتے ہیں بالآخر نقصان اٹھاتے ہیں۔

یہاں نائیجیریا میں ملک کے لئے چاہے کچھ ہی بہترین ہو لیکن ایک بات بالکل واضح ہے کہ تینوں علاقے اپنی اپنی حیثیت اور شناخت قائم رکھنے چاہتے ہیں

(The Three Regions want Regionalisation)

وہ سب کہتے ہیں کہ یہی بات ان سب کے لئے موزوں ترین ہے۔ کسی سیاسی پارٹی کو اس حقیقت کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

یہاں کسی سیاسی پارٹی کو اس بات سے فائدہ نہیں ہو گا کہ وہ پاکستان کا مذاق اڑائے۔ بلکہ یہ بات اس پارٹی کی اصابت اور پختگی کو کم کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔

تعارف

الہدیٰ

احمدیہ جماعت آسٹریلیا کی طرف سے شائع کیا جانے والا نہایت دیدہ زیب الہدیٰ ماہنامہ موصول ہوا۔ دیکھ کر قلبی خوشی ہوئی اور آنکھوں میں تراوت آئی۔ پرچہ نہایت خوبصورت پرنٹ پر ہے اور کاغذ خدا کے فضل سے نہایت اچھا ہے۔ سرورق پر کینبرا- پارلیمنٹ ہاؤس کی تصویر ہے اور دوسری طرف ستمبر ۱۹۹۵ء میں پنجگانہ عبادت کے اوقات دئے ہوئے ہیں۔ پہلی عبادت کا وقت ۴ بجکر ۵۲ منٹ ہے اور دن کی آخری عبادت کا وقت رات کو سات بجے۔ گویا کہ پہلی عبادت تو تقریباً ہمارے ہی وقت پر ہوتی ہے اگرچہ دن کی آخری عبادت ہمارے وقت سے کچھ پہلے۔ یہ وقت ستمبر کی پہلی تاریخ کا ہے۔ مہینے کے آخر تک پہنچتے پہنچتے خاصا فرق پڑ جاتا ہے۔

اس میں سب سے پہلا (مضمون اور صرف یہی ایک مضمون ہے) چوہدری خالد سیف اللہ صاحب کا ہے جس میں تقدیر کے متعلق باتیں زیر بحث لائی گئی ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ تقدیر کے مضمون کا سمجھنا بھی آسان نہیں ہے۔ اور اس کو ضبط تحریر میں لانا بھی کچھ آسان نہیں۔ یہاں ہماری آسانی کے لئے محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب نے اسی موضوع پر ایک کتابچہ شائع کیا تھا۔ یہ مضمون جو الہدیٰ میں شائع کیا گیا ہے یہ بھی خاصا مفصل ہے اور موضوع کی پیچیدگیوں کو سمجھانے کا باعث بھی۔ اس پرچے میں آسٹریلیا کی احمدیہ جماعت کی خبریں بھی شائع کی گئی ہیں جن میں عاملہ آسٹریلیا۔ مقبرہ موصیاں۔ آسٹریلیا انصار اللہ کی جولائی ۱۹۹۵ء کی ماہوار میٹنگ اور جلسہ سیرت جو ناصرات الاحمدیہ نے منعقد کیا اور اسی طرح جلسہ سیرت جو برسبین کوئینز لینڈ میں منعقد کیا گیا کی خبریں دی گئی ہیں۔ ان خبروں کے بعد جلسہ سالانہ یو۔کے کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور احمدیہ ٹیلی وژن کے پروگراموں کا بھی۔ ایک حصہ بچوں کے لئے وقف کیا گیا ہے جس میں ایک کراس ورڈ پزل ہے دو چھوٹی چھوٹی کہانیاں بھی ہیں اور طارق چوہان کا بنایا ہوا ایک سکیچ بھی شامل اشاعت ہے۔

جہاں اس پرچے کو دیکھ کر ہم کو خوشی حاصل ہوئی ہے وہاں یہ بات بھی ہمارے سامنے کسی قدر افسوس کے ساتھ آئی کہ یہ پرچہ دوسری جلد کا آٹھواں پرچہ ہے ہم باقی پرچوں سے کیوں محروم رکھے گئے ہمارے پاس تو دنیا بھر میں احمدی جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کی کاپیاں آنی چاہئیں اور باقاعدگی کے ساتھ ان کاپیوں کا ہمارے پاس پہنچنا ہماری آگاہی کے لئے بھی لازمی ہے اور ان مطبوعات پر تبصرے کی ضرورت کو بھی پورا کر سکتا ہے۔ سرورق پر جماعت اور اس جریدے کے لئے کام کرنے والوں کی فہرست اس طرح چھپی ہے۔

امیر جماعت- محمود احمد صاحب شاہد

ایڈیٹر شاہد ندیم چوہان

اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد امجد اپل

کور ڈیزائن موسیٰ بن مسران

اور جماعت کا پتہ ہے۔ ۲۰ ہالنس ورتھ برگ روڈ مرسڈن پارک این۔ ایس۔ ڈبلیو۔ ۲۷۶۵ آسٹریلیا

ٹیلیفون نمبر

(02) 627 4521

فیکس نمبر

(02) 627 5303

ہم احمدیہ جماعت آسٹریلیا کو عمومی طور پر اور الہدیٰ کے لئے کام کرنے والوں کو خصوصی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اس جریدے کو مفید سے مفید تر بناتا چلا جائے۔ پرچے کا اس وقت حجم تو بارہ

باقی صفحہ 6 پر

امتحانی پرچے

حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب مہر سنگھ بیان کرتے تھے کہ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نے جب دسویں کا امتحان دینا تھا تو میں ان کو گھر پر پڑھایا کرتا تھا۔ میں ان کے ساتھ بٹالہ گیا جہاں انہوں نے امتحان دینا تھا اور ان کے امتحان کے لئے جانے سے قبل میں دو نفل پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نے (عبادت) ختم کرتے ہی جلدی سے انہیں کہا کہ فلاں سوال نہیں آتا تو جلدی سے کر لو۔ یہ امتحان میں آئے گا۔ چنانچہ وہ سوال امتحان میں آگیا۔ ان کے امتحان میں کامیاب ہونے پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک تھال

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں مسلمانوں کی پیش قدمی

بوسنیا میں وقت بدل رہا ہے۔ مظلوموں اور صبر کے ساتھ ظلم سہنے والوں کے بدلے لینے کا وقت آگیا ہے۔ اب ظالم کا ہاتھ روکا جارہا ہے۔ اب ظالم کے ٹھکانوں پر سخت بمباری ہو رہی ہے۔

نیٹو کے طیاروں نے 72 گھنٹے کے لئے بمباری میں وقفہ دیا ہے تاکہ امن کے قیام کے لئے سفارتی کوششیں کی جاسکیں۔ اس سے پہلے سربوں کے ٹھکانوں پر اقوام متحدہ کے زیرہدایت نیٹو کے طیارے بے پناہ بمباری کرچکے تھے۔

اس کے علاوہ بوسنیا کے مسلمانوں اور کروشس افواج نے اب سربوں کے علاقوں کی طرف پیش قدمی بھی شروع کردی ہے۔ اور سربوں کے دو اہم قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب بوسنین مسلمانوں نے مسلمانوں کے قصبے سربرے نیسکا کی طرف پیش قدمی شروع کری ہے۔ اس قصبے کو اقوام متحدہ کی طرف سے محفوظ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ مگر چند ماہ قبل سرب افواج نے اس پر قبضہ کر لیا اور ہزاروں مسلمان اپنی جانیں بچانے کے لئے دوسرے علاقوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ ان میں سے آٹھ ہزار مسلمان ابھی تک لاپتہ ہیں۔ شاید ان کا سراغ کبھی نہ ملے۔ قیاس یہی ہے کہ یہ مظلوم سربوں کے قتل و غارت گری کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں گے۔

تین سال سے کچھ اوپر عرصے پہلے جب سابق یوگوسلاویہ میں کیمونسٹ حکومت کا زوال ہوا تو بوسنیا کے مسلمانوں نے اپنی علیحدہ مملکت کے قیام کا اعلان کر دیا۔ سربوں کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھائی وہ تو بوسنین مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے اپنا مطیع بنائے رکھنا چاہتے تھے مگر آزادی کے دیوانوں نے ہر قربانی کا عہد کر رکھا تھا۔ اس پر سربوں نے اسلحہ اکٹھا کر کے بوسنین مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور ظلم و سفاکی کے ایسے واقعات سامنے آئے جس کو دیکھ کر شرافت اپنا منہ لپیٹ لیتی ہے۔ معصوم خواتین کی بے حرمتی کی داستانیں سن کر پتھروں کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو جاتے۔

لاکھوں قتل ہوئے۔ لاکھوں گھربار چھوڑ کر جانیں بچاکر یورپ کے کئی ممالک اور بوسنیا کے اندر ہی محفوظ مقامات پر پناہ گزین ہو گئے۔ سرائیوو کا محاصرہ کئے اب تین سال ہو رہے ہیں۔ وہاں سڑک یا فضائی راستے سے کوئی چیز نہیں آجاسکتی۔ اس شہر کا دنیا سے رابطہ ایک تنگ سرنگ کے ذریعے ہے جہاں سے اثر رسوخ والے ہی آجاسکتے ہیں۔ شہر میں نہ بجلی ہے نہ پانی اور نہ گیس ہے۔ گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑے ہیں۔ شہر میں ہر طرف تباہی اور بھوک ہے۔

اب جبکہ امن معاہدہ منظور ہوچکا ہے۔ سربوں پر شدید بمباری نے ان کے کس بل نکال دیئے ہیں۔ بوسنیا میں تعمیرنو کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالپور میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے زیر اہتمام مسلمان ملکوں کے وزرائے خارجہ اور دفاع کی میٹنگ ہوئی جس میں بوسنیا کی تعمیرنو کے مسئلے پر غور کیا گیا۔ بوسنیا کے وزیر خارجہ مسٹر شاکر بے نے بتایا ہے کہ عالمی اداروں سے بوسنیا کی تعمیرنو کے لئے فنڈز حاصل کئے جائیں گے۔ تاکہ جنگ سے تباہ حال ملک کو پھر سے پہلی صورت حال پر واپس لایا جائے۔

اس ملاقات میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بعض اسلامی ممالک بوسنیا کو اسلحہ بھی فراہم کریں گے تاکہ سربوں کی بچی کھچی قوت پر آخری ضرب لگائی جاسکے۔ ماضی میں اقوام متحدہ کا کردار بہت ناقص رہا۔ وہ بوسنیا کو نہ اسلحہ خریدنے دیتے تھے اور نہ ان کی حفاظت کرتے تھے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ نے سجدہ سہو کر لیا ہے۔

CHANGE FOR BETTER

There are some who take a hint
And change their moods and ways
There are some who do not mind
Whate'er the preacher says

Should I ask a simple thing
That who's the better of two
Do you think, the one who changes
Or he who does not do?

The one who changes, let me say
Will be a better man
The one who does not, you should know
On goodness, puts a ban

Let all of us be ready to hear
And act on what is good
How we can lead a better life
We know not, but we should.

(WAVES AND THOUGHTS)

بہتری کے لئے تبدیلی

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اشارہ پاتے ہیں
اور اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرلیتے ہیں
ان کا قول اور ان کے طور و طریق بدل جاتے ہیں
کچھ لوگ ایسے ہیں جو واعظ کی بات پر کان ہی نہیں دھرتے
کیا میں ایک سادہ سا سوال پوچھوں
اور وہ یہ
کہ ان دونوں میں سے کون بہتر ہے
کیا تم یہ سمجھتے ہو
کہ جو اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرلیتا ہے وہ بہتر ہے
یا وہ جو تبدیلی پیدا نہیں کرتا
جو شخص تبدیلی پیدا کرتا ہے
ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک بہتر انسان بن جائے گا
اور جو اپنے آپ میں تبدیلی اگر پیدا نہیں کرتا
تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے
کہ اس نے اچھائی پر پابندی لگا رکھی ہے
آیئے ہم سب سننے کے لئے تیار رہیں
اور جو اچھی بات ہے اس پر عمل کریں
ہم بہتر زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں
ہمیں اس کا علم تو نہیں لیکن ہمیں اس کا علم حاصل کرنا چاہئے

تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

○ "پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بقیہ صفحہ 5

مٹھائی اور بیس روپے بھجوائے۔ ماسٹر صاحب نے روپے لینے کی بجائے یہ پسند کیا کہ محلہ دارالفضل والی سات آٹھ کنال اراضی کے مالکانہ حقوق آپ کو منتقل کر دیئے جائیں جو آپ نے خریدی تھی۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے ایسا ہی کر دیا۔

حضرت میاں محمد شریف صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (پنشنر) لاہور نے بیان کیا کہ 1906ء میں میں بھی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں مدرس تھا۔ دسویں کے طلباء کو امتحان دلانے کے لئے گیا ہوا تھا اور حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب بھی ان دنوں مدرسہ کے مدرس تھے۔ ایک روز آپ کا ایک خط مجھے بٹالہ پہنچا جس میں آپ نے مجھے تاکیداً لکھا تھا کہ یہ تین سوالات بچوں کو امتحان کے کمرے میں جانے سے پہلے ضرور یاد کرا دیں۔ امتحان شروع ہونے میں ابھی دو تین گھنٹے باقی تھے۔ میں نے یاد کروا دیئے۔ چنانچہ یہ تینوں سوالات پرچے میں آئے۔ اور طلباء کو قبل از وقت یاد کرانے کا بہت فائدہ ہوا۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ ایک سوال نیچرل فنامنا (Natural Phenomenan) کے متعلق تھا۔

بقیہ صفحہ 5

صفحات ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ فی الحال یہ بھی کافی ہے لیکن آئندہ خدا کرے کہ اس میں مزید صفحات شامل کئے جاسکیں اور مضامین میں بھی تنوع پیدا کیا جاسکے۔ اگر ایسی پرچے میں لجنات کے متعلق بھی کچھ تحریر کردیا جائے اور اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے متعلق بھی تو یقیناً اس کی افادیت میں بہت اضافہ ہو گا۔ (ن - ر ، ا)

بقیہ صفحہ 4

دین کا جذبہ بہت تھا۔ شادی کے بعد ابتدائی زمانہ حصول علم میں گزرا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد آپ لجنہ کے ہر کام میں بھرپور شرکت فرماتیں۔ آپ 1945ء تا 1952ء نائب صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ لیکن اس سے پیشتر بھی بغیر عہدہ اور نام کے ہر خدمت کے موقعہ پر آپ سب سے پہلے ہوتیں۔ پس منظر میں رہ کر کام کرتیں۔ کسی کارکن کے ذمہ کوئی کام ہوتا تو وہ کارکن آپ ہی کے پاس جاکر کام سیکھتی سمجھتی اور کرتی۔ نئی کارکنات کو کام سکھانے کے لئے ہروقت تیار رہتیں ابتدا میں گرلز سکول کے معائنے کے لئے جب کمیٹی بنی اس کی ممبر تھیں۔ وقتاً فوقتاً معائنہ کے لئے جاتیں قابل اصلاح امور کی طرف توجہ دلاتیں اور تجاویز پیش کرتیں۔ دسمبر 1925ء کے جلسہ سالانہ پر آپ نے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر بھی کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔
اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرتے کی سعادت حاصل کریں۔

حامدہ طاہر بنت طاہر احمد محمود کراچی

ماہم نورین شہزادی بنت مبارک احمد عابد ربوہ

نگہت محمود بنت پروفیسر محمود احمد
کوٹلی آزاد کشمیر

تصور احمد ابن پروفیسر محمود احمد
کوٹلی آزاد کشمیر

عطاالحیٔ ابن نسیم احمد کاشف لاہور

عادل احمد ابن منور احمد چٹھہ مربی سلسلہ ربوہ

احسان احمد ابن وحید احمد ریحان ربوہ

ہیب دانش ابن شمعون خان ڈریانوالہ ضلع
نارووال

رشید احمد ابن ماجد احمد ربوہ

لئیق احمد ناصر ابن منور احمد کراچی

لبنیٰ وحید بنت وحید احمد لاہور

اقراء عزیز بنت عبدالعزیز مغل کراچی

طلعت سعید بنت سعید احمد ربوہ

عبدالولی ابن عبدالمالک ربوہ

بقیہ صفحہ 1

کی حرص رکھا کرو۔ یہ سوچا کرو کہ میں اللہ کی خاطر خرچ کرتا ہوں بڑھے یا نہ بڑھے میری بخشش کا سامان ہو جائے اور خدا وعدہ فرماتا ہے کہ بخشش کا سامان تو ہو گا لیکن اس سے پہلے میں تمہارے مال بھی بڑھا چکا ہوں گا۔ کتنا عجیب سودا ہے۔ (-) تم مغفرت کی خاطر کرتے ہو خدا اتنا محسن ہے' تمہارا واپس کرے گا' اس سے زیادہ دے گا اور پھر مغفرت کا قرضہ اس پر باقی رہے گا اور اس وقت وہ مغفرت کا قرضہ کام آئے گا جب کہ تمہارے مال و دولت کی ویسے ہی کوئی اہمیت نہیں رہی وہاں محض فضل ہی فضل ہو گا۔

(-) اللہ تعالیٰ بہت ہی شکریہ ادا کرنے والا یعنی شکر گزاروں کی قدر کرنے والا ہے اور حلیم ہے' بہت بردبار ہے' اسے کوئی جلدی نہیں ہے' باوقار ہستی ہے اور جب چاہے تو بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرما سکتا ہے' ان سے صرف نظر فرما سکتا ہے۔

(از خطبہ 6 جنوری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ میاں نواز شریف پر سے بغاوت کا مقدمہ اس لئے واپس لیا گیا ہے کیونکہ یہ مقدمہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے غلط درج کرایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے تمام مقدمات جو سیاسی دشمنی کی بناء پر درج کرائے گئے تھے ختم کردیئے جائیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلع قصور کے سیلاب زدہ علاقوں کو آفت زدہ قرار دے دیا ہے۔ قرضوں کی واپسی معطل کردی گئی ہے۔ قصور میں متاثرین کے لئے 50 لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی ہے۔ مکانات متاثر ہونے والوں کو 5۔ 5 ہزار مویشی ہلاک ہونے والوں کو دو۔ دو ہزار اور ہلاک شدگان کے ورثاء کو پچاس پچاس ہزار دیئے جائیں گے۔ بجلی کے بلوں کی ادائیگی میں بھی چھوٹ دے دی گئی۔

○ سردار عارف خان نکئی وزیر اعلیٰ پنجاب نے پولیس اور سرکاری افسران کو متنبہ کیا ہے کہ میرے حکم کو نواز شریف' وائیں یا وٹو کا اعلان نہ سمجھا جائے۔ انہوں نے پولیس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی صاحب آئندہ آپ کے علاقے میں کوئی واردات ہوئی تو میرا ہاتھ تمہارے گریبان پر ہو گا۔ 15 دن میں کیس نہ نمٹانے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ میں ذاتی دشمنی کی سیاست نہیں کروں گا۔ اختیارات کی تقسیم میں کوئی تنازعہ نہیں میں اپنے دائرہ میں مکمل آزاد ہوں انہوں نے کہا کہ میں نے نواز شریف پر کئی احسانات کئے۔ پی ڈی ایف برقرار رہے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وزارت اعلیٰ پیپلزپارٹی کو نہ ملنے پر کارکنوں کے جذبات کا مجھے احساس ہے مگر اپنے مفادات جمہوریت کے مفاد میں قربان کرنے پڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہوم اور ایس اینڈ جی اے ڈی نہیں دیں گے۔ پی ڈی ایف کی دونوں جماعتوں میں مکمل ہم آہنگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے اختیارات پر کوئی قبضہ نہیں کیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب کے حالات کا اثر مرکز اور سرحد پر بھی پڑے گا۔ حکومت کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ بے نظیر بھٹو بلوچستان میں بھی پنجاب اور سرحد والا کھیل کھیلنا چاہتی ہیں مگر ہم تمام جمہوری قوتوں سے مل کر ان کی کوششیں ناکام بنا دیں گے۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا انتخاب باہمی رضامندی سے ہوا ہے کسی کی ہار ہوئی ہے نہ جیت۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے شرکت اقتدار کے فارمولے کو تسلیم کر لیا ہے۔ ان کو پی ڈی ایف کی قیادت کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ کابینہ کی تشکیل سمیت کسی مسئلے پر اختلاف نہیں نواز شریف اور چوہدری شجاعت اپنی خفت مٹانے کے لئے دعوے کرتے ہیں کہ پیپلزپارٹی کا وزیر اعلیٰ نہیں آنے دیا گیا۔

○ کراچی میں تین پولیس اہلکاروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ تینوں اہلکار ایک پیلی ٹیکسی میں سوار تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی۔ رینجرز پر بھی حملہ کیا گیا انہوں نے جواباً فائرنگ کی جس سے ایک ملزم ہلاک ہو گیا۔ اس واقعے کے بعد رینجرز نے نیو کراچی سیکٹر 5 ایف کا محاصرہ کر لیا جہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کراچی میں سپر مارکیٹ کو بھی دھماکہ سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیاقت آباد میں سی آئی اے اور پولیس نے تین گھنٹے ناکہ بندی کی۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کا ایک نکاتی فارمولا کیا ہے؟ عوام کو منگل کے روز بتا دیا جائے گا۔ اگر ہم بات چھپائیں گے تو حکومت بتا دے گی۔ اگر حکومت چھپائے گی تو ہم بتا دیں گے۔ مذاکرات کے لئے دونوں فریقوں کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ مجھے وزیر اعلیٰ بنوانے میں فوج کا ہاتھ نہیں ہے۔ مجھے حامد ناصر چٹھہ اور بے نظیر بھٹو نے وزیر اعلیٰ بنایا ہے۔ تمام محکمے انہی کے پاس ہیں وہ جو فیصلہ کریں گے قبول ہو گا۔ مسلم لیگ (ن) نے نہ مجھے ووٹ دیا نہ اعتماد کا اظہار کیا۔ ایسے میں اتحاد کی باتیں بے معنی ہیں۔

○ صوبہ سرحد میں تنظیم اتحاد علماء نے علاقہ میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف سرگرمیاں دوبارہ شروع کر دی ہیں۔ تنظیم نے اعلان کیا ہے کہ اس کا مستقل دفتر بنایا جائے گا اپنی جیل بھی بنائی جائے گی اور کوڑوں کی سزا بھی اسی جگہ دی جائے گی۔ سرکاری حکام نے تنظیم کے دفتر کے مالک کو گرفتار کر لیا۔ تازہ دم قبائلی لشکر نے علماء سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ علاقے میں پھر سے کشیدگی بڑھنے کا خطرہ ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ میں نے نوے روز میں بلدیاتی الیکشن کرانے کا کوئی بیان نہیں دیا۔ میں نے کہا تھا کہ الیکشن تین چار ماہ میں ہوں گے۔ یہ انتخابات پی ڈی ایف کے اتحاد کے ساتھ جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔

○ امریکہ نے پاکستان میں منشیات کی روک تھام کے اقدامات کی نگرانی کے لئے مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑ دیا ہے اس کے ذریعے امریکی اینٹی نارکوٹکس فورس امریکہ میں بیٹھ کر لحہ بہ لحہ پاکستان میں اس کاروبار پر نظر رکھ سکے گی۔ اس مقصد کے لئے امریکی سفارت خانہ میں جدید آلات نصب کر دیئے گئے ہیں امریکہ نے پاکستان کو دنیا بھر میں ہیروئن اور دیگر منشیات تیار کرنے اور اس کی سمگلنگ میں تیسرے نمبر پر قرار دیا ہے۔ برما کا پہلا اور افغانستان کا دوسرا نمبر ہے۔

○ صحافیوں نے ایوان صدر اسلام آباد کے سامنے مظاہرہ کیا اور خبر رساں ایجنسی اے پی پی میں برطرفیوں کے خلاف سخت احتجاج کیا۔

○ پنجاب میں 28 رکنی کابینہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس میں پیپلزپارٹی کے 22 اور مسلم لیگ (ج) کے 6 ارکان ہوں گے۔ دیگر پارٹیوں کے منحرف ارکان جس پارٹی میں شامل ہوں گے وہ انہیں اپنے مقررہ کوٹے سے وزارت دے سکے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اگر میں چادر اور چار دیواری کا تحفظ نہ کر سکا تو کرسی چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے پنجاب میں امن و امان کی بحالی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے دو ماہ کی مدت مقرر کر دی ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے صوبہ بلوچستان کے صدر مسٹر سلیم اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ تمام جماعتیں یک جان ہو کر یک جماعتی نظام کی راہ روکنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پیپلزپارٹی نے اپنا پہلا نشانہ کراچی کو بنایا ہے اب بلوچستان کو اپنے ظلم کا نشانہ بنا رہی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی مالاکنڈ اور باڑا میں خون کی ہولی کھیلنے کے بعد اب حکومت نے اگلا نشانہ بلوچستان کو بنایا ہے۔

○ آزاد کشمیر میں پولیس اور پیپلزپارٹی کے کارکنوں میں تصادم سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ ان افراد نے ایم ایل اے سردار غفار خان کا جلوس روکنے کی کوشش کی تھی۔

○ دہلی روڈ صدر بازار لاہور میں بل زیادہ آنے پر دو افراد نے واپڈا کے میٹر ریڈر کو قتل کر دیا۔

○ بھارت کو سلامتی کونسل میں مستقل نشست کے حصول میں پھر ناکامی ہوئی ہے۔

نئی عمارت-نیا عزم و عمل

ہیون ہاؤس پبلک سکول (دارالصدر غربی)
نرسری تا ششم- انگلش میڈیم
(داخلے جاری ہیں)
پرنسپل : پروفیسر راجا نصر اللہ خان۔
ایم اے انگلش' بی ایڈ
ڈپلومہ ان سپوکن انگلش (لنڈن)
اب آپ پورے اعتماد اور اطمینان کے ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت ہمارے سپرد کیجئے
(فون نمبر 211039)

تبدیلیٔ دکان

رؤف بکڈپو کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر پہلے والی جگہ پر منتقل ہو گئی ہے

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر، انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودھا

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس : 432 گھر : 311379